بسم اللہ الرحمن الرحیم

فکر و نظر

توہینِ رسالت کے مرتکبین کو فی الواقعی سزا دی جائے

ع باخدا دیوانہ باش و با محمدؐ ہوشیار

یہ افسوسناک واقعہ ۷ ار مئی کی شام کو اسلام آباد ہوٹل میں ایک سیمینار کے دوران پیش آیا ——— روزنامہ جسارت کے الفاظ ہیں :

"خواتین محاذِ عمل اسلام آباد کے ایک جلسے میں صورتِ حال اس وقت سنگین ہو گئی، جب ایک خاتون مقرر عاصمہ جیلانی نے شریعت بل کے خلاف تقریر کرتے ہوئے سرورِ کائناتؐ کے بارے میں غیر محتاط زبان استعمال کی۔ اس پر ایک مقامی وکیل نے احتجاج کیا اور کہا کہ رسولِ خداؐ کے بارے میں گفتگو کرتے ہوئے محتاط رہنا چاہیئے۔ جس پر دونوں کے درمیان تلخی ہو گئی اور جلسے کی فضا کشیدہ ہو گئی۔ عاصمہ جیلانی نے اپنی تقریر میں "تعلیم سے نابلد" اور "ان پڑھ" کے الفاظ استعمال کئے تھے۔ لیکن بعد میں پولیس فاؤنڈیشن کے چیئرمین حبیب الرحمان اور شریعت کورٹ کے سابق چیف جسٹس آفتاب حسین نے عاصمہ جیلانی کے دلائل کی تائید کی۔"

(جسارت" کراچی مؤرخہ ۱۸ ار مئی ۱۹۸۶ء)

اس کے بعد کے واقعات یوں ہیں کہ :

محترمہ نثار فاطمہ ایم۔ این۔ اے نے اس بے ادبیٔ رسولؐ کا سخت نوٹس لیا اور اخبارات میں اس کے خلاف بھرپور مہم چلائی ——— حتیٰ کہ بات قومی اسمبلی تک بھی پہنچی ——— پھر اسی سلسلہ میں انہوں نے ایک مستقل مضمون بعنوان "شانِ رسالت اور اس کے تقاضے" بھی لکھا، جو روزنامہ جنگ کی دو اشاعتوں (۱۷-۱۸ ار جون ۸۶ء) میں

قسط وار شائع ہوا ـــــ لیکن مغربیت کے پجاریوں نے، جن کے نزدیک حبِّ رسول ؐ اور احترامِ رسالت کا یہ جذبہ، جرم قرار پایا ہے، عاصمہ جیلانی کی حمایت اور محترمہ نثار فاطمہ کی تردید میں جوابی مضامین لکھنے ضروری سمجھے ہیں۔ اور اس کے لیے انہوں نے لفظِ "اُمّی" ـــــ جس کا متبادل لفظاً استعمال کیا جانا ہی توہینِ رسالت کے اس جرم کا ارتکاب قرار پایا ہے ـــــ کی طول طویل لغوی بحثیں چھیڑ کر معاملہ کی سنگینی کو کم کرنے کی ناپاک جسارت اور ناکام کوشش کی ہے!

قرآن مجید کو سمجھنے کے لیے لغت کی اہمیت سے کسی کو بھی مجالِ انکار نہیں۔ لیکن قرآنِ مجید کے اکثر و بیشتر الفاظ کا معنیٰ و مفہوم جاننے کے لیے ان الفاظ کو قرآنِ مجید کے اپنے ہی پیش کردہ سیاق و سباق کی روشنی میں دیکھنا ضروری ہوتا ہے ـــــ قرآنِ کریم میں لفظِ "اُمّی" مختلف صورتوں میں چھ ۶ مقامات پر آیا ہے۔ اور ہر مقام پر اس کا معنیٰ و مفہوم اس کے سیاق و سباق نے متعین کیا ہے ـــــ سورۃ البقرۃ آیت ۷۸، میں ارشاد ہوا:

"وَمِنْهُمْ أُمِّيُّونَ لَا يَعْلَمُونَ الْكِتَابَ إِلَّا أَمَانِيَّ وَإِنْ هُمْ إِلَّا يَظُنُّونَ"

"اور بعض ان میں ان پڑھ ہیں کہ اپنے خیالاتِ باطل کے سوا (خدا کی) کتاب سے واقف ہی نہیں اور وہ صرف ظن سے کام لیتے ہیں!"

(ترجمہ مولانا فتح محمد جالندھریؒ)

اس سے قبل کی دو آیات ہمیں بتلاتی ہیں کہ بات منافقین اور یہود و نصاریٰ کی ہو رہی ہے۔ جبکہ زیرِ بحث لفظ "امیون" کی تعریف میں وارد شدہ قرآنِ کریم کے اپنے ہی آئندہ الفاظ "لَا يَعْلَمُونَ" نے ان لوگوں کی جہالت پر مہرِ تصدیق ثبت کر دی، اور "إِلَّا أَمَانِيَّ وَإِنْ هُمْ إِلَّا يَظُنُّونَ" کے استثناء و حصر نے ان کے نفاق کی قلعی کھول کر رکھ دی ہے ـــــ لیکن اس کے بالکل برعکس جب یہی لفظ "اُمّی" رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے استعمال ہوا تو یہ آپؐ کا اعجازی وصف قرار پایا ـــــ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

"الَّذِينَ يَتَّبِعُونَ الرَّسُولَ النَّبِيَّ الْأُمِّيَّ الَّذِي يَجِدُونَهُ

مَكْتُوبًا عِنْدَهُمْ فِي التَّوْرَاةِ وَالْإِنْجِيلِ يَأْمُرُهُمْ بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَاهُمْ عَنِ الْمُنْكَرِ وَيُحِلُّ لَهُمُ الطَّيِّبَاتِ وَيُحَرِّمُ عَلَيْهِمُ الْخَبَائِثَ وَيَضَعُ عَنْهُمْ إِصْرَهُمْ وَالْأَغْلَالَ الَّتِي كَانَتْ عَلَيْهِمْ فَالَّذِينَ آمَنُوا بِهِ وَعَزَّرُوهُ وَنَصَرُوهُ وَاتَّبَعُوا النُّورَ الَّذِي أُنْزِلَ مَعَهُ أُولَئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ ۝ (الاعراف: ۱۵۷)

"وہ جو (محمدؐ) رسول (اللہ) کی، جو نبی اُمّی ہیں، پیروی کرتے ہیں جن (کے اوصاف) کو وہ اپنے ہاں تورات اور انجیل میں لکھا ہُوا پاتے ہیں۔ وہ انہیں نیک کام کا حکم دیتے ہیں اور بُرے کام سے روکتے ہیں اور پاک چیزوں کو ان کے لیے حلال کرتے ہیں اور ناپاک چیزوں کو ان پر حرام ٹھہراتے ہیں اور ان پر سے بوجھ اور طوق، جو ان (کے سر) پر (اور گلے میں) تھے، اتارتے ہیں۔ تو جو لوگ ان پر ایمان لائے اور ان کی رفاقت کی اور انہیں مدد دی اور جو نور ان کے ساتھ نازل ہُوا ہے، اس کی پیروی کی، وہی مراد پانے والے ہیں۔"

یہ ترجمہ بھی مولانا فتح محمد جالندھری کا ہے ـــــ اول الذکر مقام پر آپ نے لفظ "اُمّیّوْنَ" کا ترجمہ "ان پڑھ" کیا ہے۔ جبکہ یہاں اس آیت میں لفظ "اُمّی" کا ترجمہ "اُمّی" ہی کیا ہے۔ اس میں لغت کی کوئی مخالفت نہیں ہوئی، ہاں سیاق و سباق کو ملحوظ رکھا گیا ہے ـــــ اور سیاق و سباق صاف بتلا رہا ہے کہ یہاں شانِ رسالت کا ذکر ہے اور "اُمّی" ہونا حضورؐ کا وصف ہے۔ آپؐ کی خوبیوں کی ایک طویل فہرست کے ضمن میں اس لفظ کا استعمال ہُوا ہے، تو اس سیاق و سباق میں آپؐ کے لیے یہ انتہائی قابلِ تعریف ہے، باعثِ تحقیر ہرگز نہیں! ـــــ یہی وجہ ہے کہ آیت میں لوگوں کو نہ صرف آپؐ کی اتباع کی دعوت دی جا رہی ہے، بلکہ حضورؐ کے متبعین کو فوز و فلاح کی نوید بھی سنائی جا رہی ہے۔ پھر قرآن مجید نے خود ہی دیگر مقامات پر اس بات کی مزید وضاحت بھی کر دی اور آپؐ کے "اُمّی" ہونے کی حکمت بھی بیان فرما دی ہے ـــــ چنانچہ اہلِ باطل یہ شک کر سکتے تھے کہ یہ قرآنِ مجید آپؐ نے خود لکھ لیا ہے، اس لیے تردید فرما دی کہ:

"وَمَا كُنْتَ تَتْلُو مِنْ قَبْلِهِ مِنْ كِتَابٍ وَلَا تَخُطُّهُ بِيَمِينِكَ إِذًا

لَّارْتَابَ الْمُبْطِلُوْنَ ۝ (العنکبوت : ۴۸)

"اور آپؐ اس سے پہلے کوئی کتاب نہیں پڑھتے تھے۔ اور نہ اسے اپنے ہاتھ سے لکھ ہی سکتے تھے۔ ایسا ہوتا تو اہلِ باطل ضرور شک کرتے!"

—— اسی طرح شاعری ایک اہم فن ہے، کہا جا سکتا تھا کہ ایسا کلام پیش کرنا حضورؐ کے اس فن کا حصّہ ہے۔ لہٰذا آپؐ کے شاعر ہونے کی نہ صرف تردید کی گئی بلکہ اسے حضورؐ کے مقام و مرتبہ ہی کے منافی قرار دیا گیا:

"وَمَا عَلَّمْنٰهُ الشِّعْرَ وَمَا يَنْۢبَغِيْ لَهٗ ۭ اِنْ هُوَ اِلَّا ذِكْرٌ وَّقُرْاٰنٌ مُّبِيْنٌ ۝" (یٰسٓ : ۶۹)

"اور ہم نے ان (پیغمبرؐ) کو شعر گوئی نہیں سکھائی اور نہ وہ ان کو شایاں ہے۔ یہ تو محض نصیحت اور صاف صاف قرآن (پُر از حکمت) ہے!"

الغرض، یہاں ضرورت طول طویل لغوی بحثوں کی نہیں، سیاق و سباق کو پیشِ نظر رکھنے کی ہے۔ اور مذکورہ ہر دو مقامات پر لفظ کی یکسانیت، نیز لغت کے اپنی جگہ درست ہونے کے باوجود، یہ وہ سیاق و سباق ہی ہے کہ جس نے مفہوم میں زمین و آسمان کا سا فرق کر دیا ہے۔

—— علاوہ ازیں آپؐ "اُمّی" ان معنوں میں بھی ہیں کہ کسی بھی دنیاوی استاد کے سامنے آپؐ نے زانوئے تلمذ تہ نہیں کیا۔ ہاں بلکہ "اَلرَّحْمٰنُ ۝ عَلَّمَ الْقُرْاٰنَ ۝ خَلَقَ الْاِنْسَانَ ۝ عَلَّمَهُ الْبَيَانَ ۝" کے تحت آپؐ براہِ راست اللہ رب العزت سے فیض یافتہ ہیں۔ اور یہی بات آپؐ کے لیے باعثِ صد افتخار ہے۔ امامِ کعبہ فضیلۃ الشیخ محمد بن عبداللہ السبیل نے انجنیئرنگ یونیورسٹی لاہور کے شعبہ اسلامیات کی نئی عمارت کا افتتاح کرتے ہوئے ۲۴ جون ۸۶ء کو فرمایا:

"آپؐ کو نہ صرف قرآنِ مجید ایسی جامع العلوم کتاب ملی، بلکہ آپؐ کی حدیث کے جامع کلمات اس قدر فصیح و بلیغ ہیں کہ ایک ایک کلمہ میں ہزاروں نکتے پوشیدہ ہیں، اور ایک ایک نکتہ ہمارے لیے روشنی کا معیار!" —— پس اس سیاق و سباق سے علیحدہ کر کے (اور آپؐ کے "اُمّی" ہونے کی وضاحت میں قرآنِ مجید کے دیگر مقامات سے صرفِ نظر کرتے ہوئے) اگر آپؐ کو ان پڑھ کہا جائے گا، تو یہی چیز توہینِ رسالت کے دائرہ میں داخل ہو کر ناقابلِ معافی

جرم قرار پائے گی!" ـــــ کیونکہ یہی لفظ "اُمّیُّوْنَ" کی صورت میں قرآنِ مجید کے دوسرے مقام پر جہاں منافقین یہود و نصاریٰ کے لیے بھی بولا گیا ہے ـــــ ہاں مگر سیاق و سباق نے یہ واضح کر دیا کہ ؎

چہ نسبت خاک را بہ عالمِ پاک!

سیاق و سباق کی اس مختصر گفتگو کے بعد اب ہمیں یہ دیکھنا ہے کہ مسٹر عبدالعزیز خالد، ہمارے دیرینہ کرمفرما پروفیسر وارث میر اور وفاقی شرعی عدالت کے سابق چیف جسٹس کی مؤکلہ عاصمہ جیلانی نے لفظ "اُمّی" کا کیا معنیٰ لیا اور کس سیاق و سباق میں لیا ہے؟ ـــــ روزنامہ "جسارت" کے مطابق اس نے "تعلیم سے نابلد" اور "ان پڑھ" کے الفاظ استعمال کئے۔ اور یہ الفاظ آج کل ہمارے ہاں "غیر مہذب اور جاہل" کے مفہوم میں مستعمل ہیں ـــــ پھر اس عورت کے شاتمِ رسولؐ اور دشمنِ رسولؐ ہوتے ہیں کون سا شک و شبہ باقی رہ جاتا ہے؟ ـــــ جبکہ حضرت علیؓ روایت کرتے ہیں، ایک یہودی عورت نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں بدزبانی کی تو ایک شخص نے اس کا گلا گھونٹ کر اسے مار ڈالا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس عورت کا قصاص نہیں لیا اور اس کا خون رائیگاں کر دیا (ملاحظہ ہو سنن ابی داؤد مع العون صہ ۲۳۶/۴، السنن الکبریٰ بیہقی صہ ۲۰۰/۹۔ الصارم المسلول علیٰ شاتم الرسولؐ۔ ابنِ تیمیہؒ صہ ۶۱)[1]

ـــــ اور اگر یہ الفاظ متنازعہ فیہ ہوں (اس لیے کہ بعد میں ان وکلاء حضرات کی طرف سے ان پر کافی لے دے ہوئی ہے۔ اگرچہ "جسارت" کی مذکرہ بالا رپورٹ کی روشنی میں اس کی گنجائش باقی نہیں رہتی۔ کیونکہ ۱۷ر مئی کو یہ واقعہ پیش آیا اور ۱۸ر مئی کو "جسارت" میں یہ خبر شائع ہوئی) تو بھی جس سیاق و سباق میں لفظِ "اُمّی" کے مترادف الفاظ استعمال کئے گئے، اسے نظر انداز کرنا مشکل ہے ـــــ یہ بات تو ان وکلاء حضرات کو بھی تسلیم ہے کہ محترمہ شریعت بل کے خلاف تقریر کرتے ہوئے زہر اگل رہی تھیں ـــــ پروفیسر وارث میر کے اپنے ہی نقل کردہ الفاظ میں:

---

[1] مزید تفصیلات کے لیے دیکھئے "محدث" جلد ۱۶ عدد ۵-۶

"ASMA JAHANGIR CONSIDERED SHARIAT BILL WAS A GREAT DANGER FOR WOMEN."

—— اب اگر شریعت بل کے بارے میں اس کا یہ خیال ہے تو صاحبِ شریعت کے بارے میں اس کی رائے کیا متحقق ہوئی؟ —— ظاہر ہے، اس نے شریعت بل میں بحیثیتِ بل کسی سقم کی نشاندہی نہیں کی، جس کا اسے حق پہنچتا تھا (بشرطیکہ وہ مسلمان ہو، کیونکہ اس نے خود یہ اعتراف کیا ہے کہ اس کا شوہر قادیانی ہے، اس کے باوجود اس نے اپنے اس شوہر کو عام مسلمانوں سے بہتر مسلمان قرار دیا ہے —— ملاحظہ ہو روزنامہ "نوائے وقت" ۲۰ جون ۸۶ء صفحہ آخر)

—— لیکن شریعت بل کو اس وجہ سے عورتوں کے لیے "خطرۂ عظیم" قرار دینا کہ یہ نفاذِ شریعت کے لیے ایک تحریک ہے، شریعت دشمنی نہیں تو اور کیا ہے؟ اور اس سے وہ صاحبِ شریعت کی حدی خواں کیونکر ہو گئی؟ —— قرآنِ مجید نے تو جس سیاق و سباق میں حضورؐ کو اُمّی کہا ہے، اس میں آپؐ کی شریعت کی اتباع کرنے والوں کو فلاح و کامرانی کی نوید سنائی ہے۔ لیکن یہاں صاحبِ شریعت کی شریعت کے نفاذ کو عورتوں کے لیے "خطرۂ عظیم" (GREAT DANGER) قرار دیا جا رہا ہے تو اس سے اس کی عداوتِ رسولؐ کے علاوہ اور کون سا نتیجہ اخذ کیا جا سکتا ہے؟ —— پھر اس گستاخانہ سیاق و سباق (شریعت دشمنی) کا ایک افسوسناک پس منظر بھی ہے —— کیا یہ عاصمہ جہانگیر "ویمن ایکشن فورم" (خواتین محاذِ عمل) کی وہی سرگرم رکن نہیں جو اس سے قبل "قانونِ شہادت"، مسودۂ قصاص و دیت کے خلاف جلوس نکال چکی اور "سب کچھ ½ کے بہ..." لکھ کر اور نعرے لگا کر ارکانِ اسلام نماز، روزہ، حج اور زکوٰۃ ایسے احکامِ الٰہیہ کا مذاق اڑا چکی ہے؟ اور اگر یہ ساری شریعت دشمن کارروائیاں آج بھی اخبارات کی فائلوں میں موجود ہیں تو کیوں نہ یہ مطالبہ کیا جائے کہ ان کی پاداش میں اس دریدہ دہن گستاخِ رسولؐ کو گرفتار کر کے قرارِ واقعی سزا دی جائے تاکہ آئندہ کسی کو بھی مقامِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر حملہ آور ہونے کی جرأت نہ ہو!

اور اس "انجمنِ وکالتِ عاصمہ جیلانی" سے بھی پوچھا جانا چاہیئے کہ ان لوگوں نے اس کی وکالت کر کے شاتمِ رسولؐ راجپال کی روح کو خراجِ تحسین پیش کیا ہے تو آخر

کس خوشی میں ؟ ــــــــ حقیقت یہ ہے کہ یہ سب ایک ہی تھیلی کے چٹے بٹے ہیں ـــــ بلکہ ان میں سے ایک تو اس شریعت دشمن کے شانہ بشانہ کھڑے نظر آتے ہیں ـــــــ اسی
۱۸ / مئی کے روزنامہ "جسارت" نے صفحۂ اوّل پر لکھا ہے :

"وفاقی شریعت کورٹ کے سابق چیف جسٹس آفتاب حسین نے کہا ہے کہ شریعت بل آئین کے منافی ہے۔ انہوں نے کہا کہ یہ خواتین کے حقوق پامال کرنے کی سازش ہے۔ وہ آج یہاں خواتین محاذِ عمل کے زیر اہتمام ایک مجلسِ مذاکرہ سے خطاب کر رہے تھے۔ انہوں نے کہا کہ شریعت بل کا مقصد یہ ہے کہ دینی مدارس کے طلباء کے لیے نان روٹی کا بندوبست کیا جاسکے۔ انہوں نے اس رائے کا اظہار کیا کہ دینی مدارس میں فقہ کی تعلیم حاصل کرنے والے علماء کی قابلیت محدود ہوتی ہے !"

گویا یک نہ شد دو شد! ــــــ قطع نظر اس سے کہ شریعت بل کا مقصد کیا ہے ؟ اسی شریعت سے منسوب، جس شریعت سے یہ بل منسوب ہے، ایک عدالت کے آپ چیف جسٹس رہے ہیں، اور شریعت اگر ایسی ہی حقوق کو پامال کرنے والی چیز ہے، تو آپ نے اس عہدہ کو قبول فرما کر قبل ازیں خواتین کے حقوق پامال کرنے کی یہ سازش کیوں کی تھی ؟ ـــ یا کیا یہ بھی محض نان روٹی کا ایک بندوبست ہی تھا ؟ ـــــ پھر (بالفرض) دینی مدارس کے لیے یہ بندوبست شجرِ ممنوعہ کیوں قرار پایا اور اس کی پاداش میں وہ قابلِ گردن زدنی کیوں ٹھہرے ؟ ـــــــ
آپ ایک انتہائی باوقار عدالت کے جج رہے ہیں، کیا آپ کی عدل پروری اور کرم گستری کا یہی تقاضا ہے کہ دینی مدارس کے طلباء کے لیے نان روٹی کا بندوبست بھی نہیں ہونا چاہیے، محض اس جرم میں کہ وہ علومِ شریعت پڑھتے اور پڑھاتے ہیں ؟ ــــــ شریعت بیزار اس شخص کو شریعت کورٹ ہی کا چیف جسٹس بنا دینا متعلقہ حکومت کا وہ کارنامہ ہے کہ تاریخ میں سنہری حرفوں سے لکھا جائے گا !

ــــ آپ کی مؤکلہ مسز عاصمہ جہانگیر نے یہ اعتراف کیا ہے کہ اس کا شوہر قادیانی ہے اور آپ کی اطلاع کے لیے عرض ہے کہ دنیائے اسلام میں مسلّمہ طور پر قادیانی غیر مسلم اقلیت ہیں۔ لیکن اس کے باوجود وہ اپنے شوہر کو عام مسلمانوں سے بہتر مسلمان قرار دیتی ہے، پھر آپ ہی بتایئے وہ خود کیا ہوئی ؟ ـــــ اور اگر وہ خود مسلمان ہے اور اپنے ہی بقول ۱۴ سال

سے وہ اس کے ساتھ رہ رہی ہے تو بتایئے یہ حدود اللہ کی پامالی نہیں تو اور کیا ہے؟ ــــ اور شریعت کورٹ کے ایک سابق چیف جسٹس کو "توہینِ رسالت کی سزا کے علاوہ" اسے حدود آرڈیننس کے تحت بھی سزا دینے کی سفارش کرنی چاہیئے تھی یا اسی کے لب و لہجہ میں گفتگو کر کے اور اس کی حمایت میں کھڑا ہو کر توہینِ رسالت کے ساتھ ساتھ توہینِ عدالت کا بھی مرتکب ہونا چاہیئے تھا؟ ــــ شاید یہی وجہ ہے کہ آپ نے اپنے دورِ عدالت میں بڑے کارہائے نمایاں سرانجام دیئے ہیں' تاہم شکوہ آپ کو علمائے دین سے ہے کہ "ان کی قابلیت محدود ہوتی ہے!"

ــــ اور شاید ایسے ہی لوگوں کے لیے پروفیسر وارث میر صاحب نے عاصمہ جیلانی کی حمایت میں لکھے جانے والے مضمون "اُمّی کا مفہوم کیا ہے؟" کے ذریعے، اُن کی "بیداریٔ شعور" کی اطلاع ہمیں دی ہے ــــ لکھتے ہیں:

"اگر شعور کی بیداری کا نام کفر ہے تو پھر پاکستان میں "گیم" علماء کے ہاتھ سے نکل چکی ہے!"

چنانچہ "گیم" (GAME) کے علماء کے ہاتھ سے نکلنے ہی کا یہ نتیجہ ہے کہ ؎

"ہر شاخ پہ اُلّو بیٹھا ہے انجامِ گلستاں کیا ہوگا؟" . . .

. . . کی کیفیت نظر آتی ہے۔ اور آپ ایسے باشعور ہر چہار سُو بکھرے نظر آتے ہیں کہ جن کے عقل و شعور پر عقل و شعور ہی ماتم کناں ہیں ــــ اس "شعور کی بیداری" کا ایک قابلِ فخر نمونہ تو آپ نے اوپر ملاحظہ فرمالیا، ایک مزید نمونہ ذیل میں ملاحظہ فرمائیں:

یہ آپ کے ہم مشرب عبدالعزیز خالد ہیں ــــ عاصمہ جیلانی کے خلاف مضمون تو لکھا آپا نثار فاطمہ نے، لیکن یہ گلے پڑ گئے مولویوں کے، بغیر یہ سوچے سمجھے کہ نہ تو وہ مولوی ہیں اور نہ ہی کسی مسجد کی خطیب، لیکن غیظ و غضب کا طوفان ہے کہ رو کے نہیں رکتا، چنانچہ مولویوں کو:

"مذہبی فدائی ــــ نام نہاد مذہبی طبقہ ــــ جاہلیت و عصبیت کو ہوا دینے والے ــــ بڑے جابر ــــ بڑے مستبد ــــ بڑے خون آشام ــــ بدمزاج ــــ بد دماغ ــــ پندار و نخوت کے پیکر ــــ غرورِ پارسائی میں اپنے آپے سے باہر ہونے والے ــــ ملوکیت کے حاشیہ بردار ــــ لوگوں کی جان و ناموس کے دشمن ــــ تنگ نظر ــــ اسلام کے اجارہ دار

—— مذہب کو ذریعہ معاش بنانے والے —— خوش اخلاقی، رواداری،
مروت و محبت اور مساوات و اخوت سے نفرین —— اور اس کے علاوہ
بھی ڈھیر ساری گالیاں!"......

...... دے ڈالی ہیں —— ان کے جس مضمون کا یہ اقتباس آپ نے ملاحظہ فرمایا، اس
کا عنوان ہے:

"شانِ رسالت اور اس کے تقاضے"

—— یہ موضوع دیکھئے اور کوثر و تسنیم سے دھلی ہوئی یہ زبان دیکھئے —— "شعور کی بیداری"
اگر اسی کا نام ہے تو پاگل پن کے لیے آپ کو لغت میں کوئی اور لفظ ایجاد کرنا ہوگا ——
محترم، آپ نے مولویوں کی جتنی بھی خوبیاں گنوائی ہیں، افسوس ان میں سے کوئی ایک خوبی
بھی ان میں موجود نہیں، ورنہ آپ کی یہ زبانِ طعن اس قدر دراز کیوں ہوتی؟ —— اب تک
اسے لگام مل چکی ہوتی!

پاکستان میں علمائے دین کے خلاف یہ محاذ آرائی صرف اس لیے ہے کہ وہ نفاذِ شریعت
کی بات کرتے ہیں، اور شریعت دشمن یہ ٹولہ شریعت سے اس قدر الرجک ہے کہ اس کا
نام سننا بھی گوارا نہیں کرتا —— چند دن ہی پیشتر ۲۹ جون کو پنجابی عالمی کانفرنس کے سٹیج
سے یہ آواز بلند ہوئی ہے کہ:

"شریعت بل کے خلاف فضا تیار کی جانی چاہیئے ورنہ اس کا نتیجہ فاشزم
کی صورت میں نکلے گا۔"

شریعت کو اس سے بڑی گالی اور کوئی کیا دے گا اور ملک کی نظریاتی بنیادوں پر
اس سے مہلک وار اس سے بڑھ کر کیا ہوگا؟ —— لیکن اس کے باوجود اگر یہی بحالی جمہوریت
ہے کہ جس کے جو منہ میں آئے بک دے، تاہم راوی چین ہی چین لکھتا ہے، تو پھر اس ملک
کا خدا ہی حافظ ہے —— حکمرانو، پھر وہ وقت جلد آئے گا کہ تمہیں پچھتانا بھی نصیب نہ ہوگا
—— ہاں لیکن رسول اللہ ﷺ کی خاطر اگر تمہیں عزیز ہے، آپ کی شریعت سے کچھ بھی لگاؤ
ہے اور اس ملک کی نظریاتی اور جغرافیائی سرحدوں کے تحفظ میں بھی تم مخلص ہو تو یہاں
شریعت کا نفاذ جلد از جلد کرو —— ہمیں یقین ہے کہ یہ شاتمینِ رسول، اعدائے شریعت

اور دشمنانِ ملک وملت پھریوں دندناتے نہیں پھریں گے، ہر ایک کو اس کا انصاف جلد ملے گا، اللہ کا قانون سب کے لیے کافی وشافی ہوگا! ـــــ اس دنیا میں تمہیں سردردی سے نجات ملے گی اور آخرت میں تمہارا بھلا ہوگا ـــــ وما علینا الا البلاغ!

(اکرام اللہ ساجد)

شعر و ادب

جناب فضل روپڑی

وہ اپنے بندوں پہ ہے کس قدر کریم وشفیق!

بشر ہے خالقِ عالم کی اک حسین تخلیق
نہیں یقین جسے ہے وہ کافرِ زندیق
وہ اپنے بندوں پہ ہے کس قدر کریم وشفیق!
یہ کرتی رہتی ہے قدرت ہی خود بخود تصدیق
عطا کی عقل و خرد بھی اسی نے ہے سب کو
سکھائے اس نے ہی بندوں کو زندگی کے طریق
ہے اس کا فیض ہمیشہ ہی جاری و ساری
نہیں ہے مسلم و کافر کی کچھ وہاں تفریق
ہر ایک شکل جدا، رنگ اور نسل جدا
کمال یہ ہے، نہیں ہے ذرا سی بھی تطبیق
ہے نام جس کا خدائے نیاز ہے سب سے
نہیں ہے کوئی بھی اس کا شریک یا تحقیق